شعبہ نشرو اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان
36-کے، ماڈل ٹائون لاہور، فون: 042-35869501، ای میل: media@tanzeem.org

18جولائی2025ء

پریس ریلیز

سوشل میڈیا پر توہینِ رسالت و مقدسات کے کیس میں عدالت کا صرف ایک فریق کو سن کر جلد بازی میں فیصلہ سنا دینا انتہائی تشویش ناک ہے۔ (شجاع الدین شیخ)

لاہور(پ ر): سوشل میڈیا پر توہینِ رسالت و مقدسات کے کیس میں عدالت کا صرف ایک فریق کو سن کر جلد بازی میں فیصلہ سنا دینا انتہائی تشویش ناک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر **شجاع الدین شیخ** نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ آمدہ اطلاعات کے مطابق سماجی رابطے کی ویب سائٹس پر کچھ لوگ جعلی اکاؤنٹس بنا کر بدترین توہینِ رسالت و مقدسات کے مرتکب ہو رہے تھے اور گستاخانہ مواد شیئر کر رہے تھے، جن میں سے توہین کے مرتکب 700 سے زائد ملزمان کو ایف آئی اے، پی ٹی اے، قرآن بورڈ اور چند افراد کی انفرادی کوششوں اور شکایات پر تحقیقات کے بعد اُن کا تعاقب کر کے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق توہینِ رسالت و مقدسات کے مرتکب اِن ملزمان کے خلاف ناقابلِ تردید ثبوت بھی اکٹھے کر لیے گئے تھے۔ گرفتاریوں کے لیے تحقیقاتی ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ان میں سے بعض افراد کی گرفتاری کے لیے ضابطے کے مطابق پوشیدہ ذرائع بھی استعمال کیے، جس پر پاکستان کے سیکولر، لبرل طبقہ نے سوشل میڈیا پر شور مچا دیا اور ایسے ہی چند نام نہاد آزاد خیال وکلاء نے گرفتاریوں کے اِس عمل کو مشکوک اور خلافِ قانون ثابت کرنے کے لیے گرفتار شدہ افراد میں سے 14 کی گرفتاری کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ عدالت کی تقریباً 20 دن کی کاروائی براہ راست دکھائی گئی جس میں گرفتار شدہ توہینِ رسالت و مقدسات کے مرتکب افراد کی گرفتاری کو چیلنج کرنے والے وکلاء کو دلائل دینے کے لیے 18 دن دیئے گئے لیکن جب مدعیان علیہ کے وکلاء کے دلائل دینے کی باری آئی اور انہوں نے مدعیان کے دلائل کو رد کرنا شروع کیا تو عدالت نے فوراً اس کاروائی کو روک کر معاملے کی مزید تفتیش کے لیے کمیشن بنانے کا حکم جاری کر دیا۔ امیر تنظیم نے کہا کہ عدالت نے 18 دن تک مدعیان کو اس قدر فحش اور گستاخانہ مواد کی تشہیر کی اجازت کیسے دے دی؟ پھر یہ کہ آمدہ اطلاعات کے مطابق خفیہ اور پوشیدہ گرفتاریاں، ضابطہ کار اور قانون کے عین مطابق کی گئیں اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں خطرناک مجرموں کو اُن کے منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے اِن ذرائع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اطلاعات کے مطابق توہینِ رسالت و مقدسات میں ملوث اِن افراد کی گرفتاریوں کو غیر قانونی قرار دینے کے لیے عدالت میں کوئی دستاویزی ثبوت پیش نہ کیا گیا۔ عدالت اگر کمیشن کی بجائے پارلیمانی کمیٹی یا ٹرائیبونل بنانے کا حکم جاری کر دیتی تو ملزمان کے خلاف تحقیقات میں اگر کوئی جھول موجود تھا تو وہ بھی سامنے آجاتا اور انہیں ضمانت حاصل کرنے کا بھی موقع نہ ملتا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں توہینِ رسالت کے مرتکب کسی ایک سزا یافتہ مجرم کی سزا پر بھی آج تک عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ 295 سی کو ختم کرنے اور مقدسات کے خلاف بدزبانی اور فحش کلامی کو عام کرنے کی ایک اور مذموم کوشش جاری ہے، جس میں بھارت اور دیگر اسلام دشمن قوتیں بھی ملوث ہو سکتی ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ عدل کا تقاضہ یہ ہے کہ گستاخی کے مرتکب افراد کا جرم ثابت ہونے پر اُن کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اِسی طرح اُن کے پشت پناہوں اور مقدسات کی اِس بدترین گستاخی اور فحاشی کی تشہیر کرنے والوں کو بھی قانون اپنی گرفت میں لے کر اُن کو سخت سزا دے تاکہ شیطنت کے اِس راستے پر روک لگائی جاسکے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر متعلقہ فورم پر ایسے واقعات کی روک تھام نہیں کی جاتی اور مقدسات کی گستاخی کرنے والوں کی سزا پر عمل درآمد نہیں کیا جاتا تو عوام میں شدید اضطراب پیدا ہونے کا اندیشہ ہے جس سے لوگ قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے سکتے ہیں جس سے ملک میں انتشار پیدا ہوگا اور ملکی سالمیت بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ حکومت، مقتدر حلقوں، دینی و سیاسی جماعتوں اور عوام الناس کا فرض بنتا ہے کہ وہ مقدسات کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کریں اور مملکتِ خداداد پاکستان میں ناموسِ رسالت ﷺ پر پہرا دیں۔

جاری کردہ
رضاء الحق
مرکزی ناظم نشرو اشاعت

TANZEEM E ISLAMI

PRESS RELEASE: July 18th, 2025

Court's rushed verdict after hearing only one party in the case regarding those arrested for blasphemy against the Holy Prophet *(SAAW)* and other sacred personalities on social media is extremely alarming.
(Shujauddin Shaikh)

Lahore (PR): This was said by the Ameer of Tanzeem-e-Islami, **Shujauddin Shaikh**, in a statement. The Ameer noted that according to reports, certain individuals were creating fake accounts on social media platforms and committing severe blasphemy against the Holy Prophet *(SAAW)* and other sacred personalities, sharing highly offensive material. Based on investigations by FIA, PTA, the Quran Board, and individual efforts and complaints, over 700 accused individuals involved in these acts were traced, caught in the act, and arrested. Reports indicate that undeniable evidence had been collected against these perpetrators of blasphemy. Investigative agencies and law enforcement used covert and undercover methods, as per legal protocols, to apprehend some of these individuals. However, Pakistan's secular and liberal factions created an uproar on social media over these arrests. Certain so-called liberal lawyers challenged the arrests of 14 such individuals in the Islamabad High Court, attempting to label the arrests as suspicious and illegal. The court proceedings were broadcast live for approximately 20 days. Lawyers challenging the arrests of those accused of blasphemy were given 18 days to present their arguments. However, when it was the turn of the prosecution's lawyers to counter these arguments, the court abruptly halted the proceedings and ordered the formation of a commission for further investigation. The Ameer questioned how the court permitted such prolonged exposure and dissemination of obscene and blasphemous content for 18 days? Furthermore, reports suggest that covert and undercover arrests were carried out strictly within legal boundaries, as such methods are commonly used globally, including in Pakistan, to apprehend dangerous criminals. No documentary evidence was presented in court to prove the arrests were illegal. If, instead of forming a commission, the court had ordered the establishment of a parliamentary committee or tribunal, any procedural lapses could have been identified during investigations, without allowing the accused to secure bail. The reality is that in Pakistan, not a single convicted blasphemer has ever received their due punishment. It seems yet another malicious attempt is underway to abolish Section 295-C and to normalize obscene and blasphemous discourse against sacred personalities, possibly supported by India and other anti-Islam forces. He emphasized that justice demands that those proven guilty of perpetrating blasphemy must be awarded exacting punishment according to the law. Those supporting and promoting such blasphemous and obscene material should also face strict legal action to block this path of evil. He warned that if such incidents are not curbed through relevant forums and if blasphemers are not punished, intense public unrest could erupt, potentially leading to people taking the law into their own hands—threatening national stability and the country's integrity. The Ameer concluded by stating that it is the duty of the government, state institutions, religious and political parties, and the general public to play their role in safeguarding the sanctity of the sacred and defending the honor of the Prophet Muhammad *(SAAW)* in Pakistan.

Issued by:
Raza-ul-Haq
Markazi Nazim Nashr o Ishaat